ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

شیکسپیئر کے طربیہ ڈرامے

SHAKESPEARE'S COMIC PLAYS

***Dr. Shaista Hameed Khan, **Dr. Shabnam Niaz**

William Shakespeare is one of the greatest dramatists in English literature. One can witness a strange poetic harmony in his dramas. Shakespeare is particularly well-known for his brigadiers across the global. He amalgamates art and creativity in his tragic as well as comic plays. It is indeed his mastery of representing the universal human conflicts because of which he is and will remain relevant for all ages and all cultures.

Keywords: William Shakespeare, Dramatist, Comic Plays, Tragic plays, English literature, Culture.

دُنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں ڈرامے کے فن کا سراغ ملتا ہے۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت کا اظہار ہے اور انسان دوسروں کی نقل کر کے خوش ہوتا ہے۔ خوش غمی اور دیگر مواقع پر ناچنے گانے اور کچھ کر کے دِکھانے کی خواہش ہمیشہ سے انسان کے اندر موجود ہے۔ انسانی کھیل تماشے شروع میں سادہ تھے لیکن جوں جوں انسانی تہذیب کا ارتقا ہوا، ڈرامائی فن بھی ترقی کرتا چلا گیا۔ اُردو میں کامیڈی "Comedy" کا ترجمہ طربیہ کیا جاتا ہے۔ طربیہ ڈرامے سے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ طربیہ کا انجام پُر مسرت ہونا لازمی ہے۔ یعنی ایسا ڈرامہ جس کی ابتدا تو مختلف طرز کی ہو مگر اس کا انجام طرب انگیز ہو۔ جس طرح المیہ اور میلوڈرامہ میں حقیقت اور فن کے لوازم اور تقاضوں میں واضح فرق ہے اسی طرح ایک عام خوش باش نوع کے ڈرامے اور اعلی طربیہ میں بھی فرق لازم ہے۔ جس طرح المیہ کو عظمت دینے کے لے آفاقی تاثر ایک لازم شرط ہے سی طرح طربیہ میں آفاقیت کا تاثر پیدا کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ طربیہ کی تعریف ڈاکٹر اے بی اشرف کچھ یوں کرتے ہیں:

---

*Assistant Professor, Department of Urdu, GC University, Lahore
**Assistant Professor, Department of Urdu, Lahore Collage for women University, Lahore

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

"طربیہ ڈرامے عموماً ایسے واقعات پر مبنی ہوتے ہیں جن کی ابتدا خواہ کسی انداز میں ہو وہ انتہا میں آ کر خوشی اور فرحت پر اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ ان میں سنجیدہ اور شگفتہ پلاٹ ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور طنز و مزاح کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔" 1

طربیہ کے ضمن میں بعض ناقدین کی رائے یہ ہے کہ انجام خوش باش اور پُر مسرت ہونا ضروری ہے لیکن سوال یہ ہے کہ صرف پُر مسرت اور خوش باش انجام کی بنیاد پر کسی ڈرامے کو طربیہ قرار دیا جا سکتا ہے؟ یا اس کے لیے کچھ اور لوازمات کا ہونا ضروری ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر محمد اسلم قریشی لکھتے ہیں:

"جس طرح المیہ کا انحصار محض غمناک انجام پر نہیں ہوتا اسی طرح طربیہ کا انحصار بھی اس کے انجام کی نوعیت پر نہیں ہوتا۔ ایسا ڈرامہ جس کا انجام مسرت افزا ہو ضروری نہیں کہ اسے طربیہ کہا جا سکے۔" 2

طربیہ کے مباحث کو اختصار سے پیش کرتے ہوئے ہم شیکسپیئر کے طربیہ ڈراموں کے تراجم کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ شیکسپیئر کی ہمہ گیری سے متعلق کچھ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ وہ ایک چیز کو بیک وقت مختلف زاویوں سے دیکھ کر اس کے مختلف پہلوؤں کی مختلف النوع تصویریں پیش کر دیتا ہے۔ ایک مکمل اور جامع تصویر کی اس خوبی کو صدیق کلیم یوں بیان کرتے ہیں:

"زندگی کی گوناگوں واقفیت اور ہمہ گیری اور مَیں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ شیکسپیئر زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہے۔ وہ یونیورسل ڈرامہ نگار ہے۔" 3

شیکسپیئر کی تحریروں کے بارے میں قطعی طور پر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے تاہم ڈراموں کی اندرونی فضا کے مطابق شیکسپیئر نے کافی طربیہ ڈرامے لکھے ہیں۔ ان طربیہ ڈراموں کو اُردو کے مختلف مترجمین نے اُردو کے قالب میں اپنے اپنے اندازِ بیان اور اسلوب میں ڈھالا ہے۔ شیکسپیئر کے ڈراموں میں طربیہ عناصر کے حوالے سے ڈاکٹر محمد اسلم قریشی یوں لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

”شیکسپیئر کے وجود میں جو طرب کی دیوی ہے وہ انتہائی نیک طبع ہے۔ مختصراً مَیں طربیہ کو دِل یا تصورات کی چیز نہیں سمجھتا اور صرف اس لحاظ سے مَیں شیکسپیئر کی طربیہ کو کم مایہ خیال نہیں کرتا ہوں۔“ 4

شیکسپیئر انگریزی ادب کا ایک عظیم شاعر تو تھا ہی لیکن وہ ایک عظیم ڈرامہ نگار بھی تھا۔ وہ اپنی عمر کے آخری سالوں تک کامیڈیاں لکھتے رہے لیکن ساتھ ساتھ اُنھوں نے تاریخی ڈرامے بھی تحریر کیے۔ اُن کا ہر ڈرامہ ایک لازوال شاہکار بن چکا ہے۔ اُن کے لکھے ڈراموں کی سب سے بڑی فنی خوبی یہ ہے کہ ڈرامے بالکل شاعرانہ ہیں۔ یعنی ڈرامانگاری اور شاعری کا حسین امتزاج جو شیکسپیئر کے ہاں دکھائی دیتا ہے، دُنیا کے ڈرامائی ادب میں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ شیکسپیئر کے تمام ڈراموں میں شعری عناصر عام طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ احسان اللہ طاہر لکھتے ہیں:

”1592ء سے شیکسپیئر نے اپنا نیا رنگ پالیا۔ اُس کی مخصوص صلاحیت اُبھر آئی اور ہر تتبع سے آزاد ہو کر 1601ء تک وہ ایسی کامیڈیاں اور ڈرامے لکھتا رہا جن میں ہر کردار ایک انوکھا شاہکار ہے اور دُنیا کے ڈرامائی ادب میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کے ڈراموں میں شاعری کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔“ 5

مِڈسمر نائٹس ڈریم(Mid Summer Nights Dream):

اس ڈرامے کا محل وقوع یونان کا شہر ایتھنز اور اس کے قریب کے جنگل ہیں۔ اس ڈرامے میں تین پلاٹ ہیں۔ ایک پلاٹ پریون کے بادشاہ ”اوبیرون“ اور اس کی ملکہ ”ٹائیٹنیا“ کا ہے۔ دوسرا پلاٹ جوان عاشقوں کے دو جوڑوں ”ڈیمٹیریس“ (Demetrius) اور ”ہرمیا“ کا اور تیسرا ایتھنز کے عوام کا ہے۔

ڈرامہ بادشاہ ”تھیسیوس“ (Thesus) ملکہ ”ہیپولائٹا(Hipolyta)“ کے دربار سے شروع ہوتا ہے۔ ڈیمٹیریس، ہیلینا کو چھوڑ کر ہرمیا پر عاشق ہے اور اس کے باپ کی مدد سے اس سے شادی کرنے کے لیے باپ کو لے کر آتا ہے اور سرکاری حکم نافذ کرانا چاہتا ہے۔ جس کے مطابق لڑکی کو باپ کی مرضی سے ہی شادی کرنے کا حکم ہے۔ یہ قصہ مرکزی حیثیت اختیار کر کے آگے بڑھتا ہے۔ پریون کی مدد سے آخرکار ایسا ہوتا ہے کہ سارے معاملات ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ پریون سے متعلق حصہ بہت شاعرانہ ہے۔ اس حصے میں شیکسپیئر نے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

عوامی خرافات سے لے کر ایک کردار پک (Puck) بھی شامل کر دیا ہے جو مزاح اور ذہانت میں خود شیکسپیئر کا اشارہ ہے اور شیکسپیئر کے لافانی کرداروں میں سے ہے۔

تھیسیوس کے سامنے شادی کے موقع پر پیش کرنے کے لیے ایتھنز کے دست کاروں کے ایک ڈرامہ تیار کرنے کے مناظر بھی ہیں۔ یہ نہایت درجے مضحک ہیں۔ ان میں شیکسپیئر کا پہلا مکمل مزاحیہ کردار باٹم (Bottom) اُبھرتا ہے۔ اس ڈرامے میں تین مختلف دُنیاؤں کو ملانے، کرداروں کے تضادات دکھانے اور مزاحیہ شاعری کا رنگ جمانے میں شیکسپیئر نے کمال دکھایا ہے۔ یہاں کچھ لاجواب تقریروں میں ہمیں محبت اور شاعری پر شیکسپیئر کے نظریے بھی ملتے ہیں۔ یہ ڈرامہ شیکسپیئر کے قلم کا پہلا معجزہ ہے۔ اس کے بعد اس نے تاریخی ڈراموں اور زیادہ واقعاتی طربیوں (کامیڈیوں) کی طرف توجہ کی۔ نوید امین اعظم اور محمد عون شاہد لکھتے ہیں:

> "مڈسمر نائٹس ڈریم ایک ایسا ڈرامہ ہے کہ جس میں نثر اور نظم گڈمڈ ہو گئی ہے اور یہ مکمل طور پر شاعرانہ ڈرامہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس ڈرامے میں جو پریوں سے متعلق حصہ ہے اس پر زبردست شاعرانہ چھاپ ہے۔" 6

رانا خضر سلطان اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "شیکسپیئر نے تاریخی ڈراموں سے پہلے بھی طربیہ ڈرامے لکھے تھے اور ان ڈراموں میں مڈسمر نائٹس ڈریم کو شیکسپیئر کا بلند پایہ کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں پریوں کا عمل دخل اور دیہاتی ماحول رومانیت کو بہت عروج تک لے جاتا ہے۔" 7

نوید امین اعظم اور محمد عون شاہد رقمطراز ہیں:

> "تھیسیوس کے روبرو شادی کے موقع پر شیکسپیئر نے ایتھنز کے دست کاروں کے کردار بھی پیش کئے ہیں اور مزاحیہ مناظر بھی بھرے ہیں جو کہ نہایت مضحک ہیں۔ اس ڈرامے مڈسمر نائٹس ڈریم کو شیکسپیئر کا اوّلین معجزہ قرار دیا گیا ہے۔" 8

مرچنٹ آف وینس (Merchant of Venice):

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

اس ڈرامے میں شیکسپیئر نے "وینس" (Venice) کے ایک کٹر عیسائی سوداگر انٹونیو (Antonio) کی کہانی کو موضوع بنایا ہے جو اپنے دوست بسینیو (Bassanio) کی مدد کرنے کے لئے ایک یہودی سوداگر "شائیلوک" سے اس شرط پر کچھ روپیہ بطور قرض حاصل کرتا ہے کہ اگر وہ تین ماہ تک اس کا قرض نہ ادا کر سکا تو شائیلوک کو انٹونیو کے جسم سے ایک پاؤنڈ گوشت کاٹ لینے کا حق ہو گا۔

"بسینیو" (Bassanio) یہ روپیہ لے کر ایک رئیس زادی "پورشیا (Portia)" سے محبت جتا کر شادی کرنے کے لئے جاتا ہے۔ پورشیا کا باپ سونے چاندی اور جست کی تین صندوقچیاں چھوڑ گیا ہے اور کسی ایک صندوقچی میں پورشیا کی تصویر ہے۔

شادی کی شرط یہ ہے کہ امیدوار اپنی باری پر تصویر والی صندوقچی تلاش کرے۔ اس اثنا میں پورشیا کے حسن کی شہرت سن کر دور دور سے شادی کے خواہش مند آتے ہیں اور ان صندوقچیوں سے اپنی قسمت آزمائی کرتے ہیں۔ اس حصے میں بڑے دلچسپ مناظر دکھائی دیتے ہیں اور بالآخر بسینیو درست صندوقچی منتخب کر لیتا ہے اور پورشیا کی اس سے شادی ہو جاتی ہے۔ اس وقت اطلاع ملتی ہے کہ "انٹونیو (Antonio)" کے تمام جہاز غرق ہو گئے اور "شائیلوک" سے معاہدے کی مدت ہو چکی اور شائیلوک ایک پاؤنڈ گوشت حاصل کرنے کے لیے باولا ہو رہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور پلاٹ بھی چلتا دکھائی دیتا ہے جو کہ بسینیو کے دوست "لورنزو (Lorenzo)" سے متصل ہے۔ یہ شائیلوک کی لڑکی پر فریفتہ ہے جس کا نام "جیسیکا (Jessica)" ہے اور اسے وہ بہت سی مال و دولت کے ساتھ گھر سے بھگا لاتا ہے اور وہ پورشیا کے گھر میں ہے۔ اس کے ایسا کرنے سے شائیلوک (جو کہ یہودی ہے) کو عیسائیوں سے شدید نفرت ہو چکی ہے اور وہ "ڈیوک (Duke)" کے دربار میں مقدمہ پیش کر دیتا ہے۔

اس میں جو مقدمے کا منظر دکھایا گیا ہے اسے ڈرامانگاری کا معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ "انٹونیو" جو کہ اپنی زندگی سے بیزار ہو چکا ہے وہ اپنی جان دینے کو بھی آمادہ ہے اور "بسینیو" تین گناہ روپے پیسے دینے کو تیار ہے لیکن "شائیلوک" ایک نہیں سنتا۔ اب "پورشیا (Portia)" ایک وکیل کا بھیس بنا کر آتی ہے اور اپنی ذہانت کے کمال سے اسے پسپائی پر مجبور کر دیتی ہے اور بالآخر شائیلوک کو اپنی شکست تسلیم کرنا پڑتی ہے اور اسے عیسائیت قبول کرنا پڑ جاتی ہے یعنی وہ عیسائی مذہب اختیار کر لیتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

ڈرامے کا آخری حصہ جس میں انگوٹھیوں کا جھگڑا دکھایا گیا ہے جو کہ پورشیا(Portia) نے بسینیو(Bassanio) کو دی ہوتی ہے اس جھگڑے کے نتیجے میں بسینیو(Bassanio) کو یہ پتا چلتا ہے کہ وہ وکیل خود پورشیا(Portia) تھی، اس سے ڈرامانگاری کی بے ڈھنگے پن کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اس ڈرامے کے آخری حصہ کے متعلق نوید امین اعظم لکھتے ہیں:

"ڈرامائی اصولوں کے لحاظ سے یہ ایک بہت بڑی خامی ہے جو کہ اس میں بُری طرح کھٹکتی ہے لیکن شیکسپیئر نے اپنے اس ڈرامے میں کچھ اس طرح سے فن و تخیل کے رنگ بھرے ہیں کہ یہ ڈراما اس کے فن کا اوّلین معجزہ بن گیا ہے اور اس ڈرامے کے سبھی کردار زندہ و جاوید ہو گئے ہیں اور اس میں سنجیدہ اور مزاحیہ کرداروں کی ایک دُنیا آباد دکھائی دیتی ہے۔" 9

اس ڈرامے میں پورشیا کا کردار جو کہ شرافت، ذہانت اور لطافت و متانت کا کردار ہے اپنا جواب نہیں رکھتا۔ شائیلوک جو کہ لالچی نظام، ایک خود غرض یہودی کا سمبل (Symbol) ہے، بہت زور دار تخلیقی کردار ہے۔ اس ڈرامے کے اثرات ابھی تک انگریز قوم اور انگریزی دان طبقے پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس ڈرامے کے سبھی کردار اور بہت سے مکالمے اور جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔ رانا خضر سلطان لکھتے ہیں:

"اس دور کے طربیہ ڈراموں میں وینس کا سوداگر (The Merchant of Venice) بھی بہت مشہور ہوا جس میں ایک یہودی کی بے رحمی کے علاوہ محبت اور رفاقت جیسے اعلیٰ انسانی جذبات بھی پوری شدت کے ساتھ موجود ہیں۔ اس ڈرامے میں شیکسپیئر ڈرامانگاری کے تمام مسلمہ اصولوں کو توڑتے ہوئے ایک نیا فن وجود میں لاتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور یہی ہے اس کی فنکاری کا کرشمہ۔"

10

احسان اللہ طاہر کے بقول:

"شیکسپیئر کی کامیڈیوں میں سب سے پہلے "دی مرچنٹ آف وینس" نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ یہ شیکسپیئر کی فطرت اور فن کا پہلا معجزہ ہے تمام کردار زندہ ہیں، سنجیدہ اور مزاحیہ کرداروں کی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

ایک مکمل دُنیا آباد نظر آتی ہے اور پھر "پورشیا(Portia)" کا کردار شرافت، ذہانت اور لطافت کی بنا پر اپنا ثانی نہیں رکھتا۔" 11

بعد ازیں شیکسپیئر کامیڈی کے مخصوص تاثر سے نزدیک تر آتا ہوا محسوس ہوتا ہے کیونکہ اس کی دوسری کامیڈی میں حزینہ عنصر کم ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کامیڈی کو "مچ اڈو اباوئٹ نتھنگ" (Much Ado About Nothing) کہتے ہیں۔

مچ اڈو اباوئٹ نتھنگ(Much Ado About Nothing):

اس ڈرامے میں مسینا (Messina) بیتھی بیٹریس (Beatrice) کے جدا جدا دو قصوں کو بیان کیا گیا ہے اس کے پاس "اراگون" (Aragon) کا پرنس "ڈون پڈرو" (Don Pedro) اور ہینڈ بک جاتی ہے لیکن "ڈون جون" (Don John) ایک بُرے آوارہ شخص کے ذریعے سے عصیرو کے ایکادر فرد سے عشق کا جھوٹ موت کا افسانہ بنوا کر اسے ہوا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ "کلاڈیو" شادی کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔

دوسری جانب "بینیڈک" اور "بیٹریس" کے زبانی جھگڑے دکھائے گئے ہیں جنہیں بعد میں رومانس کے منظر میں بدل دیا گیا ہے اور آخر میں "لیوناٹویر"، "عصیرو" کے غم سے مر جانے کی خبر مشہور کر دیتا ہے اور اب "ڈون جون" (Don John) کی سازش کی بھی قلعی کھل جاتی ہے اور "کلاڈیو" کو بڑی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ ایک فرضی لڑکی سے اس کی شادی ٹھہرائی جاتی ہے جو کہ گرجے میں جا کر ایک ہیرو کی صورت ثابت ہو جاتی ہے۔

بینیڈک اور بیٹریس کی بھی شادی کر دی جاتی ہے۔ اس ڈرامے میں جو کلاڈیو اور ہیرو کا حصہ ہے اس کی فضا حزن و غم کی بہتات ہے اور پھر یہ دونوں کردار بھی کچھ زیادہ نمایاں محسوس نہیں ہوتے دکھائی دیتے۔ جس قدر بھی دلچسپی ہے وہ "بینیڈک" اور "بیٹریس" کے کرداروں اور ذکاوت و فطانت بھرے مکالموں کی مرہون منت ہے۔ ان دونوں کرداروں کے متعلق محمد عون شاہد لکھتے ہیں:

"شیکسپیئر کے یہ دونوں کردار اس کے فن کے تخلیقی اعجاز کا بہترین نمونہ ہے ل۔ یہاں شیکسپیئر اپنے فن کے عروج پر دکھائی دیتا ہے۔" 12

رانا خضر سلطان لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

"(Much Ado About Nothing) میں رومانی نوعیت کی کہانی سنجیدگی و متانت کی حد تک پہنچنے لگتی ہے لیکن مرکزی کرداروں کے برجستہ مکالموں سے تفریح کا سامان پیدا ہوتا ہے۔"

13

احسان اللہ طاہر لکھتے ہیں:

"اس ڈرامے میں تمام تر دلچسپی "بینیڈک" اور "بیٹریس" کے کرداروں اور ان کے پر ذکاوت مکالموں میں ہے۔ شیکسپیئر کی ذکاوت یہاں معجزے کے درجے پر پہنچی ہوئی ہے اور یہ دونوں کردار بڑی شاہکار تخلیقات کی حیثیت رکھتے ہیں۔" 14

شیکسپیئر کی یہ کامیڈی (Comedy) عوام سے زیادہ عالموں میں مقبول ہے مگر ان کی جو Comedy بیک وقت عوام اور عالموں کے لئے اہم ہے وہ "As You Like It" ہے۔

ایز یُو لائیک اِٹ (As You Like It):

یہ ڈرامہ ایک ظالم Duke فریڈرک (Fredrick) کے دربار سے شروع ہوتا ہے جو اپنے بھائی کو تخت سے ہٹا کر "Duke" بن بیٹھتا ہے۔ جلا وطن ڈیوک کی بیٹی "Rosalind" موجودہ ڈیوک لڑکی "Celia" کے ساتھ ہے۔ ایک جوان "آرلینڈو" اپنے بھائی "Oliver" کے ظلم سے تنگ آکر ڈیوک کے پہلوان سے ملا ہوا ہے۔ اس لیے اس کی بہادری کا کوئی صلہ نہیں دیتا۔ اس نوجوان کی روز السنڈ سے ملاقات ہوتی ہے اور دونوں کو ایک دوسرے سے عشق ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ڈرامے کا منظر بدل کر "آرڈن کے جنگل" میں آجاتا ہے یہاں جلا وطن ڈیوک اور اس کے ساتھ بہت سے لوگ ہیں روز السنڈ اور سیلسیا یہاں پہنچ جاتی ہیں اور ایک گھر خرید کر رہنے لگتی ہیں۔ روز السنڈ مردانے بھیس اختیار کر کے اپنا نام "Gany Mede" رکھ لیتی ہے "اور لینڈو" بھی یہاں آجاتا ہے اور "روز النڈ" کے عشق میں مجنوں ہو کر اس کا نام درختوں پر لکھنا اور اس کی تعریف میں نظمیں لکھ لکھ کر درختوں میں لٹکاتا پھرتا ہے۔ "گینی میڈ" سے اس کی ملاقات ہوتی ہے اور "گسنی میڈ" اس کا علاج کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ دونوں کی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

Vol 5 No.2 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اور لینڈو کا بھائی اسے قتل کرنے کے ارادے سے جنگل میں آتا ہے مگر اولینڈو اسے شیرنی سے بچاتا ہے اور خود زخمی ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کے بھائی کی دشمنی محبت اور پچھتاوے میں بدل جاتی ہے۔ اس کا خون بھرا رومال اس کا بھائی گینی میڈ کے پاس لے جاتا ہے جو اس کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اور لینڈو کا بھائی سیلسیا پر عاشق ہو جاتا ہے۔

اس ڈرامے میں نئے نئے قصے کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ آرڈن کے دیہاتوں میں "Sylvius" اور "فینی" کا قصہ ہے جو خاص قصے سے یوں مل جاتا ہے کہ فین "Ganymede" کو مرد سمجھ کر اس پر عاشق ہو جاتی ہے۔ "ٹچ اسٹون" ایک دیہاتی عورت "آلٹری" کے احمق دیہاتی عاشق کو بھگا کر آلٹری سے شادی کر لیتا ہے۔ آخر میں "روز الینڈ" اپنے باپ "Duke" کے سامنے اپنا بھیس اُتار کر آ جاتی ہے اور سب قصے شادیوں پر ختم ہو جاتے ہیں۔

اب یہ پتہ چلتا ہے کہ ظالم بادشاہ نادم ہو کر تمام دُنیاوی دھندے چھوڑ چکا ہے۔ لہٰذا جلاوطن بادشاہ پھر اپنی ریاست میں واپس چلا آتا ہے۔ بادشاہ کے ساتھیوں میں سے ایک کا نام "ژاک" ہے جس کی عجیب و غریب تقریروں اور خوبصورت مزاح سے اس مایوسی بھرے ڈرامے میں ایک طرح کی حزینہ فضا کی دلکشی نظر آتی ہے۔ لینڈ کی محبت رومان کی انتہا ہے۔ اس ڈرامے میں اہم چیز روز الینڈ کا کردار ہے جو اپنی میٹھی میٹھی اور خوش کن باتوں سے ہر دل میں گھر کر لینے کی صلاحیت سے مالامال ہے۔ نوید امین اعظم اور محمد عون شاہد لکھتے ہیں:

> "اس ڈرامے میں جو بھی کردار ہے وہ اپنی خوبصورتی اور دلکشی میں جواب نہیں رکھتا۔ "ڈچ اسٹوب" جو کہ مسخرے پن کا کردار ہے اس میں بھی شیکسپیئر نے اپنی دلی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ یہ ڈرامہ اصل میں روشنی کا "Symbol" ہے جس سے شیکسپیئر کے معجزہ فن کی نمود کا احساس پیدا ہوتا ہے۔" 15

رانا خضر سلطان لکھتے ہیں:

> "As you like it کا مرکزی خیال آرڈن کے جنگل میں مکتب عشق کا سبق پڑھنے والی دو شیزاؤں کے گرد گھومتا ہے جنھیں محبت کے دیوتا کی پوجا خوب راس آتی ہے۔" 16

ٹولفتھ نائٹ(Twelfth Night):

"Twelfth Night" شیکسپیئر کا آخری ڈراما ہے جس میں اس نے عشق و محبت کے متنوع پہلو پیش کئے ہیں۔ اس کی کہانی کچھ اس طرح ہے کہ "Dukeoesino" ایک خاتون "Olivia" پر فریفتہ ہے جو کہ بالکل اس کا خیال نہیں کرتی۔ ڈیوک کے دربار میں ایک لڑکا "Cesario" پہنچتا ہے جو کہ لڑکا نہیں ہے۔ دراصل "Viloa" نام کی ایک لڑکی ہے جو کہ اپنے بھائی "سیباسٹین" کے ہمراہ بحری سفر کر رہی تھی ایک شدید طوفان میں جہاز غرق ہو گیا اور وہ اس سے الگ ہو گئی۔ "Cesario" ڈیوک کی ملازمت کر لیتا ہے اور اسے اپنا ہمراز بناتے ہوئے اسے "اولیویا" کو رام کرنے کے لئے بھیجا ہے لیکن اولیویا اس پیغام رساں پر فریفتہ ہو جاتی ہے اس طرف وائلا کو بھی ڈیوک سے محبت ہو جاتی ہے۔ "اولیویا" اور "وائلا" کی ملاقاتوں میں بڑی دلچسپی دکھائی گئی ہے۔ اولیویا کے گھر میں اس کا ایک عزیز سر ٹولی بیلچ بھی رہتا ہے جسے شراب پی کر غل غپاڑہ کرنے کی عادت ہے۔ اس کے ساتھ ایک احمق نائٹ سر اینڈریو ایگ چیک بھی شامل ہو جاتا ہے اور اولیو کا داروغہ جو کہ ہمیشہ سر ٹولی کو ایسا کرنے سے روکتا ہے اور سمجھاتا ہے۔

"Olivia" کی ذہین ملازمہ "Maria" میلوولیو کے راستے میں گرا ہوا ایک خط اسے پڑھ کر سناتی ہے اور میلوولیو یہ سمجھ لیتا ہے کہ اولیویا اس پر مرمٹی ہے۔ عجب طرح کی حرکتیں کرتا ہے لہٰذا اسے ایک پاگل سمجھتے ہوئے ایک کمرے میں بند کر دیا جاتا ہے جہاں مسخرہ فیسٹے پادری کے بھیس میں اس کے سر پر چڑھا ہوا بھوت اُتارنے کے لئے آتا ہے۔ سر اینڈریون ایگ چیک اولیوس سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن اسے یہ پذیرائی حاصل نہ ہو سکی اور اب سیز اریو کی جانب اولیویا کی توجہ دیکھ کر اس کے دل میں حسد پیدا ہونے لگتا ہے اور سر ٹولی بیلچ ان دونوں میں صلح کراتا ہے۔ اتنے میں "وائلا" کا بھائی "سیباسٹین" جو کہ اپنی بہن کا ہم شکل ہے آ پہنچتا ہے اور سر اینڈریو کو گھائل کر دیتا ہے اور سیباسٹین کو ہم شکل سمجھتے ہوئے سیز اریو گردانتے ہوئے اس سے شادی کر لیتی ہے۔ "Duke" اس واقعہ سے سخت دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔ "Olivia" کو الوداع کہہ دیتا ہے۔ اس وقت ساری اصلیت کا پتہ چل جاتا ہے کہ سیز اریو دراصل "وائلا" ہی ہے اور "Duke" کی اس سے شادی ہو جاتی ہے۔ نوید امین اعظم اور محمد عون شاہد لکھتے ہیں:

> "اس ڈرامے کے جملہ کرداروں میں بڑی دلچسپی پائی جاتی ہے۔ "Olivia" کا کردار اصل میں بیورٹینون پر طنز ہے۔ اگرچہ شیکسپیئر نے طنز میں ایزاد نہیں کیا ہے لیکن "وائلا" کا کردار سب سے زیادہ دلچسپ اور دلکش ہے جو کہ اس ڈرامے کی ہیروئن ہے۔ اس کی نزاکت اور محبت دلوں کو لبھاتی ہے۔ شیکسپیئر نے اس ڈرامے میں جہاز کا ڈوبنا، رومانی عشق، روپ بدلنا، طنز و مزاح اور ظرافت یہ تمام عناصر بڑی خوبی اور کمال فن سے ڈرامائی پیرائے میں ڈھالے گئے ہیں۔ اگرچہ اس

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

قصے کا نام اختتام طربیے سے ہے مگر اس پر حزنیہ اثرات کے سائے چھائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔" 17

سر اینڈریو ایگ چیک کو شیکسپیئر نے بہترین مزاحیہ کردار بنا کر پیش کیا ہے۔ شیکسپیئر کو اپنے ان طربیوں کی وجہ سے ہی اصل میں شہرت و مقبولیت ملی ہے اور اسی وجہ سے ہی ان کے شاعرانہ اوصاف اور ڈرامانگاری کی صلاحیتیں سب پر عیاں ہو گئی ہیں اور ہر کوئی اسے ایک عظیم ڈرامانگار تسلیم کر چکا ہے۔

"سمبلین" (Cymbeline) شیکسپیئر کے اُس زمانے کی یادگار ہے جس زمانے میں اس نے بحیثیت ڈرامہ نگار بہت کم ڈرامے لکھے۔ اس زمانے میں شیکسپیئر نے سٹیج کو تقریباً خیر باد کہہ دیا تھا۔ لیکن اس نے ڈراموں کی ایک نئی قسم ٹریجک کامیڈی کا تجزیہ کیا۔ ٹریجک کامیڈی ایسا کھیل یا ڈرامہ ہوتا ہے جو اپنے اندر المیہ حالات و واقعات تو رکھتا ہے لیکن اس کا اختتام طربیہ ہوتا ہے۔ اس حوالے سے شیکسپیئر نے جو ڈرامے لکھے اُن میں سے ایک اہم ڈرامہ "سمبلین" بھی ہے۔

شیکسپیئر نے سمبلائن کا پلاٹ ایک ناول ڈیکا میرون (Decameron) سے لیا لیکن صرف اس پہ اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ روایتی کہانیوں اور اولین رومی شاہی شہنشاہیت کے زمانے کے حالات کو مِلا جُلا کر اسے اپنے عہد کی داستان کی شکل دے دی۔ عنایت اللہ دہلوی نے "سمبلین" کے نام سے اس ڈرامے کا ترجمہ کیا۔ عنایت اللہ دہلوی کا ترجمہ ملی جلی کیفیات کا حامل ہے۔ ڈرامے کے آخری حصوں کے ترجمے میں پہلے حصے کی نسبت کچھ پختگی نظر آتی ہے۔ اکثر مکالمے ادھورے چھوڑ دیے گئے ہیں۔ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ مترجم نے اپنے ترجمے پر نظر ثانی نہیں کی۔ اس قسم کی مثالیں اکثر جگہ نظر آتی ہیں۔ مثلاً

"If ceaser can hide the sun from us with a blanket on put the moon in his pocket. We will pay fine tribute for light." 18

اس کا ترجمہ عنایت اللہ دہلوی یوں کرتے ہیں:

"اگر سیزر میں اتنی طاقت ہے کہ اگر کالے کمبل کا ٹکڑا سورج پر تان دے اور سورج کی روشنی اس طرح ہم تک آنے سے روک دے تو پھر روشنی ادا کرنا گوارا کریں گے۔" 19

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

شیکسپیئر کا ہر ڈرامہ ایک نئی دُنیا بساتا ہے جس کا جغرافیہ روایات، افراد، تاثرات اور زبان بالکل الگ ہے۔ ہر ڈرامہ اپنے آپ میں ایک مکمل تصویر ہے جس میں ہر طرح کے رنگ نہایت خوبی سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔ شیکسپیئر نے اپنے ڈراموں میں زندگی کے اسرار و رموز کی الگ کائنات سجادی ہے۔ اسی وجہ سے دُنیا کے ہر ادب سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شیکسپیئر کی تخلیقات کو سراہا ہے۔

☆☆☆

حواشی

1۔ اے بی اشرف، ڈاکٹر، اُردو ڈرامہ اور آغا حشر، ملتان: بیکن بکس، 1992ء، ص:94۔

2۔ اسلم قریشی، ڈاکٹر، ڈرامے کا فن، لاہور: مجلس ترقی ادب، 1993ء، ص:129۔

3۔ صدیق کلیم، شیکسپیئر، لاہور: مجلس ترقی ادب، 2010ء، ص:189۔

4۔ اسلم قریشی، ڈاکٹر، ڈرامے کا فن، ص:300۔

5۔ احسان اللہ طاہر، عالمی کلاسیک، لاہور: عبداللہ برادرز، 2006ء، ص:65۔

6۔ نوید امین اعظم، محمد عون شاہد، عالمی کلاسیک، لاہور: فاروق سنز، 2006ء، ص:151۔

7۔ رانا خضر سلطان، انگریزی ادب کا تنقیدی جائزہ، لاہور: بک ٹاک، 2005ء، ص:98،97۔

8۔ نوید امین اعظم، محمد عون شاہد، عالمی کلاسیک، ص:153،152۔

9۔ ایضاً، ص:153۔

10۔ رانا خضر سلطان، انگریزی ادب کا تنقیدی جائزہ، ص:98۔

11۔ احسان اللہ طاہر، عالمی کلاسیک، ص:57۔

12۔ نوید امین اعظم، محمد عون شاہد، عالمی کلاسیک، ص:154۔

13۔ رانا خضر سلطان، انگریزی ادب کا تنقیدی جائزہ، ص:98۔

14۔ احسان اللہ طاہر، عالمی کلاسیک، ص:58۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.2 2021

۱5۔ نوید امین اعظم، محمد عون شاہد، ص:98۔

۱6۔ رانا خضر سلطان، انگریزی ادب کا تنقیدی جائزہ، ص:99۔

۱7۔ نوید امین اعظم، محمد عون شاہد، عالمی کلاسیک، ص:152۔

18. Shakespear William, Symbeline, The Arden edition of the works of Shakespear, edited by J. M. Nesnorthy, London: Harrved University Press, P: 86.

۱9۔ شیکسپیئر، سمبلین، مترجم: عنایت اللہ دہلوی، لاہور: اظہار سنز، 2001ء، ص:8۔

☆☆☆